

اور یہ قدرت کے مزید انتقام کا نشانہ بنے جا رہے ہیں۔ نواز شریف کو سزا کے فیصلے پر تفصیلاً قلم اٹھایا تھا لیکن اتفاق سے اٹھارہ برس قبل کا ادارہ لگا ہوں سے گزرا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ میاں صاحب پہ مزید نیا کچھ لکھنا وقت کے ضیاع کے مترادف ہے، میاں صاحب اٹھارہ برس قبل بھی اپنی انہی حماقتوں اور جرائم کی بناء پر کوچہ اقتدار سے زندان کی سلاخوں اور ذلت و رسوائی کے اندھیروں میں کھو گئے تھے پھر قدرت نے انہیں موقع دیا اور ایک بار پھر انہوں نے آٹا رُکھُ الاغلی کا نعرہ لگایا اور خداوند قہار نے فوراً اِنِّیْ اِنْ بَطَشَ رَبِّکَ لَشَیْءٌ کی پکڑ میں لپیٹ لیا۔ فاعتبروا یا اولیٰ ابصار

اٹھارہ برس قبل دسمبر ۱۹۹۹ء ماہنامہ ”الحق“ میں نواز شریف کی برطانی پر لکھی گئی ادارتی تحریر

تو مکرر قانون مکافات عمل تھا لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

جادو عظمت و اقتدار پر متمکن ”متکبر و جبار مغل شہنشاہ“ سرپٹ دوڑتا ہوا اسلامی، ملکی حدود و قیود کو روندھتا چلا جا رہا تھا اور قدرت نے بھی بطور امتحان اسکی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔ اقتدار کی مست اڑانوں نے نواز شریف کو زمین و فرش پہ رہنے سے بے نیاز بنا کر (بزعم خود) عرش کے مکینوں کے ہمدوش کر دیا تھا۔ جہاں سے اس خدا فراموش اور خود فراموش فرعون کو دین و مذہب، ملک و ملت، آئین و دستور اور قوم و رعایا حقیر و فقیر نظر آ رہے تھے۔ حالانکہ اصل شریفوں کے سر عزتوں اور عظمتوں کی شرف یابی پر بارگاہ خداوند میں پھلوں سے بھری ٹہنی کی طرح جھک جاتے ہیں لیکن اس خاکی پتلے کے کاسہ سر میں تواضع، عجز و اکساری اور جذبہ خدمت خلق کے بجائے کبر یابی، غرور و تکبر، نخوت و حشمت، نمود و نمائش اور ضد و انتقام کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔ عرصہ دراز سے ملک و ملت پر اس کا منحوس سایہ حکومت کسی بدروح کی طرح منڈلاتا رہا اور غریبوں کا خون چوستا رہا۔ پاکستانی قوم دینی حلقوں اور مدارس اسلامیہ پر عرصہ حیات کو عرصہ مقتل بنا دیا تھا۔ جن علما نے انہیں مسند و اقتدار تک پہنچایا تھا۔ ان کیساتھ کیسا سلوک برتا گیا۔ شریعت بل کو ۱۹۹۰ء میں اپنے الیکشن کا ماثو بنایا گیا لیکن جب اقتدار حاصل ہوا تو شریعت بل کیساتھ جو کچھ اس نے کیا وہ شاید یہود و نصاریٰ بھی نہ کرتے۔ نواز شریف نے اسی شیطانی جمہوری تماشے اور کرپٹ نظام کو سرکاری شریعت بل میں جس طرح تحفظ فراہم کیا اور ترامیم کے پیشے سے اسکی اصل روح ختم کر دی۔ حکمرانوں کی خواہش تھی کہ عوام کو شریعت بل اور نفاذ شریعت کا بیٹھا شربت پلایا جائے تاکہ وہ بھی سرور رہیں اور ہمیں تحفظ دینے والا شیطانی کرپٹ نظام بھی قائم و دائم رہے لیکن خدا کی قدرت دیکھئے آج اسی خود ساختہ نظام کی بوسیدگی اور بوجھ تلے جیل کی

کوٹھری میں اسکا دم گھٹ رہا ہے۔ آج اپنے اعمال اور کارپردازان حکومت کے ہاتھوں کس مقام پر پہنچ گیا ہے۔ اس کے حواری مشیر (مشاہد حسین وغیرہ) بھی سلطانی گواہ بن رہے ہیں جو کل تک اس کا نفس ناطقہ تھا اسی طرح دیگر حکومتی افراد بھی دھڑا دھڑ سلطانی گواہ بن رہے ہیں۔ **الْيَوْمَ نَخْتُمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيَهُمْ وَنَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ** (نہس: ۶۵) ”آج ہم انکے منہ پر مہر لگائیں گے اور انکے ہاتھ باتیں کریں گے ہمارے ساتھ اور انکے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔“

پھر اپنے مخالفین کو ٹھکانے لگانے کیلئے اس نے جو خصوصی عدالتیں بنارکھی تھیں اور جن کے ذریعے سینکڑوں لوگوں کو خون ناحق میں نہلا دیا گیا تھا۔ آج خود ان کا موجد و منصف اکی زد میں آ گیا ہے۔

الجبھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا

لیکن بالا خر قانون کا قاتل عمل، غریبوں اور مظلوموں کی آہوں، شہیدوں کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی آہوں نے اسے عرش سے سیدھا قید و زنداں کے اندھیروں میں پھینک دیا۔ اہل اقتدار اور بدستوں کیلئے نواز شریف کے انجام بد میں بڑی عبرت و نصیحت ہے۔ کل تک تخت شاہی اور قصر اقتدار میں ممکن و ناممکن و فائز مغرور شخص آج دار و رسن اور قید و بند کی زنجیروں سے دوچار ہے۔ یہ دیکھو مجھے جو بدیہ عبرت نگاہ ہو تاریخ اپنے آپ کو پھر سے دوہرا رہی ہے۔ پاکستان کا دوسرا بھٹو اپنے انجام تک پہنچنے والا ہے۔ فرانس کے شاہی خاندان کے آخری بادشاہ کو پھرے عوام نے محل سے تھمٹ کر چوک میں پھانسی پر لٹکا دیا تھا، نواز شریف تو پھر بھی خوش نصیب ہیں کہ انہیں فرانس کے شاہ لوئی کی طرح جھوم نے نہیں گھسیٹا بلکہ انہیں قومی محافظوں نے اب تک ضرورت سے زیادہ سہولتیں اور تحفظات فراہم کئے ہیں۔ کل تک قانون و دستور جس کے پیر کا جوتا تھا آج وہ خود آئین کے رکھوالوں کے بھاری بولوں تلے دبا ہوا ہے۔ کل تک جس کی جہش ابرو پر جعلی پولیس مقابلوں میں گردنیں اڑائیں جاتی تھیں۔ آج خود اسی گردن پھانسی کے پھندے سے تھوڑے سے فاصلے پر ہے۔ ظلم و ستم کے کوہ گراں جب قدرت اور حاکم ابد کی گرفت میں آتے ہیں تو پھر یہ حکمران روئی کے گالوں کی طرح اڑتے نظر آتے ہیں **يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعُفُوفِ** (القارعة: ۴: ۵) سابق وزیر اعظم کے دور حکومت میں بی بی سی کے مطابق بارہ سو افراد نے غربت و افلاس، بے روزگاری اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف تنگ آ کر احتجاجاً خودکشی کی۔ ان سب کا خون بھی نواز شریف کی گردن پر ہے کیونکہ حضرت عمرؓ جو مسلمانوں کے خلیفہ تھے نے فرمایا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی کتابھی بھوکا مر جائے تو روز قیامت اسکے بارے مجھ سے پوچھا جائیگا۔ یہاں تو ہزاروں افراد ہر روز بھوکوں مر رہے تھے۔ اسی طرح صرف پنجاب میں نواز شریف اور شہباز

شریف دونوں کی ایما پر اپنے مخالفین کو جعلی پولیس مقابلوں میں بیدردی سے قتل کر دیا گیا۔ پھر اسی طرح کراچی میں بھی سینکڑوں لوگوں کو مارا گیا۔ افغانستان کے بارڈر پر سینکڑوں پاکستانی طلباء کو بارڈر کراس کرتے ہوئے پکڑا گیا اور مہینوں ٹارچے سیلوں میں رکھا گیا۔ کئی عرب مجاہدین کو خفیہ طور پر قاتل حکومتوں کے حوالے کیا گیا۔ جنہیں پہنچنے ہی پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ لاہور اور اسلام آباد میں حکومت مخالف مظاہروں میں مختلف دینی مکاتب فکر کے لوگوں کیساتھ جو ظلم و جبر روا رکھا گیا، ایسا سلوک تو کشمیر میں ہندوستانی افواج نے حریت پسندوں کے ساتھ بھی نہیں برتا۔ کئی علما کی ڈاڑھیاں نوچی گئیں اور کئی کوشا ہراؤں پر بالکل ننگا کیا گیا۔ صرف اپنی حکومت کو دوام دینے کیلئے ملک میں فرقہ واریت کا ڈرامہ رچایا گیا اور روزانہ درجنوں افراد کو ایجنسیوں کے ذریعے بیدردی سے قتل کرایا گیا۔ اس بربریت پر خدا کب تک خاموش رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرعون کی حکومت اور تکبر کو ختم کرنے کیلئے اسکے اپنے ہی خصوصی جنرل پرویز مشرف کو وسیلہ بنایا اِنھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهُ كَفٰی سابق حکمرانوں کے جرائم کی اتنی بڑی فہرست ہے کہ یہ ادارتی صفحات اسکے تحمل نہیں ہو سکتے۔ ان کیلئے دیوانِ حشر ہی گواہ بنے گا۔ جو لوگ سابق حکمرانوں پر ترس کھانے اور پھانسی نہ دینے کی بات کرتے ہیں وہ بھی عدل و انصاف کا بول بالا نہیں چاہتے۔ زندگی و معاشرے کو بہتر اور پاک رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے قوانین قصاص، دیت، حدود تعزیرات اور جزا و سزا کا قائم رکھنا سب کیلئے برابر ہے اور اسی میں زندگی کی بقا ہے وَ لَكُمْ فِي الْاَوْصَاصِ حَمُوَّةٌ يُّؤَلِّي الْاَكْبَابِ ”قصاص میں تمہاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے“ اس سلسلے میں چاہے وہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ ہو یا ابن عمرؓ ہو۔ شریعت میں کسی کی بھی رو رعایت نہیں۔ نواز شریف کا وزیر اعلیٰ اور دودھ وزیراعظم بننا پھر بعد میں مجرم ٹھہرنا ہمارے لئے ایک عبرت آموز کہانی ہے اور مادی زیست کی بے ثباتی، بے مروتی اور مال و متاع کے باوجود بے حسی اور تماشا گاہِ عبرت بننا ایک چشم کشا سبق ہے وَمَا يَغْنُ عَنْهُ مَالُهُ اِذَا تَوَدَّى ”جس وقت وہ ہلاک ہوتا ہے تو اس کا مال اسے کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔“ شکست و زوال اور مکافات و محاسبہ کا عمل جب شروع ہوتا ہے تو اسکی انتہا بربادی اور فنا کے آخری باب پر ہوتی ہے يَوْمَ تَبْلٰى السَّرَاقُ ۝ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ نواز شریف کیساتھ مکافاتِ عمل کا کھیل قید و ذلت اور نتائجِ اخروی کی شروعات اور اسکے چہرے پر عدالت میں پیشی کے موقع پر ہوائیاں اڑنا، شرمندگی اور رونا دھونا آج تمام قوم اور بین الاقوامی دنیا کی وی اور ڈش کے ذریعے مزے لے لے کر دیکھ رہی ہے وَ جُؤةٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِمْ غَبْرَةٌ ”اور بہت سے چہروں پر اس دن خاک پڑی ہوگی“ تَرَاهُمَا قَتَرَةً ”ان پر سیاہی چڑھی ہوگی“ کا منظر سب کے سامنے ہے کہ.....

عدل و انصاف صرف حشر پر موقوف نہیں زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے